حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

کتاب: ناپاک سازش
مرتب: سیف الاعظم خان
ملنے کا پتہ:
مکتبہ تعمیرِ انسانیت اردو بازار لاہور

تحریک پاکستان (۱۹۴۰ء تا ۱۹۴۷ء) کے دوران مسلم لیگی زعماء نے پاکستان اور اسلام کو لازم و ملزوم گردانتے ہوئے پاکستان کا مطلب کیا؟ لاالہ الا اللہ۔ کا نعرہ اتنی شدومد سے لگایا کہ برصغیر کے مسلمان بلاچون و چراں لبیک کہہ اٹھے۔ اور مملکت اسلامیہ کے خواب کو حقیقت بنانے کے لئے قربانی و ایثار کے ہر مرحلے سے گزر گئے۔ لیکن قیام ملک کے بعد ان کے خواب اپنے ہی مسلمان حکمرانوں کے ہاتھوں ایک ایک کر کے چکنا چُور ہوتے گئے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ کار پردازانِ حکوت اپنے وعدوں کی لاج رکھتے ہوئے شریعت کی پاسداری کرتے۔ مگر الٹا عوام الناس کو دین اسلام کے تحفظ کے لئے بار بار مطالبے کرنے پڑے۔ جس کی بڑی مثال تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء ہے۔ جو توہین رسالت کے سدباب اور منکرینِ ختم نبوت کو آئینی نکیل ڈالنے کے لئے مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے چلائی گئی تھی۔ اگر اربابِ اختیار قائدین احرار کی اپیل پر کان دھرتے اور بروقت قادیانی امت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیتے تو آج کسی شاتم رسول ﷺ کو دریدہ دہنی کی جرأت نہ ہوتی۔

قادیانی ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلے کے ذریعے اقلیت قرار پائے تو انہوں نے درونِ خانہ عیسائیوں کے ذریعے توہینِ رسالت کے مذموم منصوبے کو پروان چڑھانا شروع کیا۔ جس پر شدید عوامی ردعمل ہوا اور آخر کار سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق شہیدؒ نے ایک آرڈی نینس کے ذریعے قانون توہین رسالت کا نفاذ کر دیا۔ جس کی بعد ازاں آئین کی دفعہ ۲۹۵ سی کی حیثیت سے پارلیمنٹ نے منظوری دے دی۔ اور ۱۹۹۱ء میں شرعی عدالت کے فیصلے کے مطابق توھین رسالت کے مجرم کی سزا موت قرار پائی۔ یہ پارلیمنٹ کا متفقہ فیصلہ تھا۔ لیکن قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے ۱۰، اگست ۱۹۹۲ء کو پیپلز پارٹی کی قائد حزب اختلاف نے اس فیصلے کو "ملک کو بنیاد پرستوں کی ریاست بنانے کی سازش اور قائداعظم کے نظریات کے خلاف قرار دیا" اور اقتدار میں آنے کے فوراً بعد بے نظیر نے توہینِ رسالت کا ارتکاب کرنے والے مجرم کی سزا، سزائے موت کی بجائے محض ۱۰، برس قید میں تبدیل کرنے کے لئے آئین میں ترمیم کا فیصلہ کیا اور پیپلز پارٹی کے قائدین کے بیانات جب ذرائع ابلاغ کے ذریعے سامنے آئے تو ملک بھر کے عوام سراپا احتجاج بن گئے تمام دینی مکاتب فکر ایک آواز ہو گئے۔ ملک بھر میں شدید احتجاج ہوا، جلسے،